131257 - والد نے دوسری نیشنلٹی کے شخص سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تو بھائی نے اس کا عقد نکاح کر دیا

سوال

ایك پاكستانی لڑكی نفسیاتی مرض كا شكار ہے اور زندگی كی رغبت نہیں ركھتی اس نے كئی ایك بار خودكشی كرنے كی بھی كوشش كی ہے، اس لڑكی كے لیے ایك عرب مسلمان شخص كا رشتہ آیا لیكن اس كے والد نے صرف اس لیے یہ رشتہ رد كر دیا كہ یہ پاكستانی نہیں ہے، وہ لڑكی اس شخص كو اپنے لیے مناسب خیال كرتی ہے، كہ وہ اس كی بیماری كے علاج میں معاون ثابت ہوگا، اور زندگی كا ذائقہ حاصل كرنے میں ممد بن سكتا ہے، اس لیے اس لڑكی نے اس سے شادی كر لی اور اس میں اس كا ولی بھائی بنا.
اس كے رد فعل میں لڑكی كے والدین نے لڑكی كو ایك خط لكھا جس میں انہوں نے ناراضگی كا اظہار كیا، اب وہ لڑكی یہ دریافت كرنا چاہتی ہے كہ آیا اس نے جو كچھ كیا وہ غلط تھا اور اللہ تعالی اسے اس كی سزا دے گا؟
اور وہ اپنے اس عمل كو یہ كہہ كر بری كرنا چاہتی ہے كہ اسے خدشہ تھا كہ وہ اس لڑكے كے ساتھ حرام فعل كا ارتكاب نہ كر بیٹھے، اس لیے بہتر یہی ہے كہ اس سے شادی كر لی جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس لڑكی كو اللہ كا تقوی اختیار كرتے ہوئے یہ معلوم ہونا چاہیے تھا كہ خودكشی حرام اور كبیرہ گناہ ہے، اور جس نے بھی اپنے آپ كو جس چیز سے قتل كیا تو آخرت میں اسے وہی عذ اب دیا جائیگا اور وہ اس چیز كے ساتھ اپنے آپ كو قتل كرتا رہےگا جیسا كہ سوال نمبر (70363) كے جواب میں بیان ہو چكا ہے.

نفسیاتی بمیاریوں كا علاج ذكر و اذكار اور اللہ كی اطاعت و فرمانبرداری اور اس كی جانب رجوع اور كسی نفسیاتی ڈاكٹر سے رجوع میں پایا جاتا ہے.

دوم:

عورت كے ولی كو چاہیے كہ وہ اپنی بیٹی وغیرہ كا نكاح كسی مناسب اور نیك و صالح شخص سے كر دے؛ تا كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے درج ذیل فرمان پر عمل ہو:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کے ساتھ (اپنی بیٹی وغیرہ کا) رشتہ کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں لمبا چوڑا فساد پیدا ہو گا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) اسے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

ولی کو حق حاصل نہیں کہ وہ جس سے شادی کرنے پر راضی ہو اور وہ رشتہ مناسب و کفؤ والا ہو تو اسے صرف نیشنلٹی یعنی شہریت دوسری ہونے کی وجہ سے رد کر دے، لیکن اگر اس میں کوئی ایسا مانع ہو جو اس سے شادی کرنے میں معتبر مانع شمار ہوتا ہو تو پھر جائز ہے، وگرنہ وہ اسے شادی سے روکنے والا شمار ہو گا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عضل کا معنی یہ ہے کہ عورت کو اس کے لیے مناسب رشتہ والے شخص شادی کرنے سے روك دیا جائے جبکہ عورت اس سے شادی کا مطالبہ کرتی ہو، اور دونوں ہی ایك دوسرے کی رغبت رکھتے ہوں.

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں:

" میں نے اپنی بہن کا ایك شخص سے نکاح کر دیا تو اس نے اسے طلاق دے دی حتی کہ جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ پھر اس سے شادی کرنے آ گیا تو میں نے اسے کہا:

میں نے اس سے تیری شادی کی اور اسے تیری بیوی بنایا اور تیری عزت و احترام کیا اور تو نے اسے طلاق دے دی اب پھر تم اس سے شادی کرنے آئے ہو، اللہ کی قسم وہ اب تیری کبھی بیوی نہیں بن سکتی، اور اس شخص میں کوئی حرج نہیں تھا، اور وہ عورت بھی اس کے پاس واپس جانا چاہتی تھی، تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کر دی:

تو تم ان کو شادی سے مت روکو " لا تعضلوهن " تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اب میں اس کی شادی کرتا ہوں، راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے اس کی شادی اس شخص سے کر دی " اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

اس لیے اگر عورت کسی بعینہ کفؤ اور مناسب رشتہ والے شخص میں رغبت رکھتی ہو اور ولی کسی اور سے شادی کرنا چاہتا ہو اور جس سے لڑکی شادی کرنا چاہتی ہے اس سے شادی نہ کرے تو وہ اسے شادی سے روکنے والا اور عاضل شمار ہوگا.

لیکن اگر لڑکی بغیر مناسب اور غیر کفؤ رشتہ والے شخص سے شادی کرنے کا مطالبہ کرتی ہے تو ولی کو روکنے کا حق حاصل ہے، اور وہ عاضل شمار نہیں ہوگا " انتہی

دیکھیں: المغنی (9 / 383).

اور عضل یعنی شادی سے روکنا ایك ولی سے دوسرے ولی میں ولایت کے انتقال کا سبب ہے اور ولی صرف عصبہ شخص ہی بنےگا.

اس بنا پر اگر تو وہ شخص جس کا رشتہ آیا تھا کفؤ اور مناسب تھا اور ولی نے اس سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تو بھائی نے بہن کی شادی اس سے کر دی تو اس کا نکاح صحیح ہے لڑکی کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر والوں اور والدین کے ساتھ حسن سلوك سے پیش آئے اور انہیں راضی کرنے کی کوشش کرے.

لیکن اگر اس کا ولی اس رشتہ سے انکار کرنے اور اس کی شادی اس شخص سے نہ کرنے میں حق پر تھا کہ اس کے پاس کوئی ایسا سبب تھا جو اس سے شادی کرنے میں معتبر مانع شمار ہوتا ہے مثلا وہ فاسق تھا یا صالح نہیں تھا تو کسی بھی ولی کے لیے جائز نہیں کہ وہ باپ کے بعد اس لڑکی کی شادی اس شخص سے کر سکے، اس صورت میں جمہور فقہاء کے ہاں یہ نکاح صحیح نہیں ہو گا؛ کیونکہ یہ نکاح ولی کے بغیر ہوا ہے اور ولی کے بغیر نکاح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور اسے باطل قرار دیا ہے، اس لیے اس صورت میں ولی کو تجدید نکاح پر راضی کیا جائیگا، یا پھر اس کی موافقت کا اعلان ہو.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (13929) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .